اتحادِ ملّتِ اسلامیہ



وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور متفرق نہ ہو)

(سورہ آل عمران آیت ۱۰۳)

تالیف:

سیّد خورشید علی وارثی

ناشر:

وارثی پبلیکیشنز

۱۱۲۴-پیر الٰہی بخش کالونی - کراچی - فون ۴۱۸۶۶۶

اِتحادِ ملّتِ اسلامیہ



تالیف
الحاج سید خورشید علی وارثی
بانی وچیرمین
ادارہ اِتحادِ اُمّت
(پاکستان)

ناشر: وارثی پبلیکیشنز، ۱۱۲۴ پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی۔ پاکستان
فون ۴۱۸۶۶۶

پہلا ایڈیشن ———— تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰)
کتابت ———— معظم علی خاں موتی رقم
مطبوعہ ———— ایجوکیشنل پریس، ادب منزل، پاکستان چوک۔ کراچی
تاریخ اشاعت ———— دسمبر ۱۹۸۳ء
قیمت ———— تینس ۳۰ روپے

سر آغا خان کے مسلم لیگ اور پاکستان کی حمایت۔ راجہ امیر احمد خاں محمود آباد کی گفتگو کے نتیجہ میں مولانا سیدنا طاہر سیف الدین (روحانی پیشوا داؤدی بوہرہ جماعت) کی مسلم لیگ کی حمایت کا تفصیلی ذکر کیا ہے جو بہت طولانی ہے۔[1]

پیام شاہجہاں پوری صاحب اپنی کتاب "تاریخ نظریۂ پاکستان" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"شیعہ حضرات کے قلیل گروہ کو چھوڑ کر اس فرقے کے اکثر و بیشتر علمائے سادات اور با اثر اصحاب نے قائد اعظمؒ کی قیادت میں تحریک پاکستان کی جنگ لڑی چنانچہ راجہ صاحب محمود آباد (راجہ امیر محمد خان) مولانا کلب عباس صاحب راجہ غضنفر علی خان۔ کرنل عابد حسین۔ کلب مصطفےٰ صاحب ایڈوکیٹ اور میجر مبارک علی شاہ حضرات شیعوں کے وہ اکابر ہیں جنہوں نے اپنے بیانات میں قائد اعظم کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور شیعان علیؑ سے اپیل کی کہ وہ تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیں۔ داؤدی بوہرہ جماعت کے روحانی پیشوا سیدنا طاہر سیف الدین صاحب اور اسمٰعیلیہ جماعت کے رہنما ہز ہائی نیس سر آغا خان نے بھی اپنی جماعتوں کو تاکید کی کہ وہ مسلم لیگ سے تعاون کریں۔ اور تحریک پاکستان کو کامیاب بنائیں"۔[2]

قائد اعظم محمد علی جناح اور مذہبی عقائد

اکثر و بیشتر سوانح نگار قائد اعظمؒ کے مسلک کے بارے میں بڑا محتاط رویہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک چونکہ وہ ملت جعفریہ کے عظیم فرزند تھے اسلئے مستند کتابوں سے چند ایسے اقتباسات پیش خدمت ہیں جو اُن کے مذہبی عقائد پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک مسلمہ شہادت ہیں۔

جناب رئیس احمد جعفری صاحب کا شمار ملک کے دانشوروں میں ہوتا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

ح۱ حیات محمد علی جناح صفحہ ۴۹۸ ح۲ حیات محمد علی جناح ۴۴۷ تا ۴۴۸

"جناح کا تعلق شیعہ فرقہ سے ہے لیکن وہ ان تنگ نظر فرقہ پرستوں میں نہیں ہیں جو اپنے سوا ہر فرقہ کو کافر سمجھتے ہیں وہ ایسے اہلحدیث نہیں جو دوسروں کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے وہ ایسے حنفی نہیں جو اہل حدیثوں کو وہابی اور گمراہ سمجھتے ہیں وہ ایسا شافعی نہیں جو مالکی مذہب کو مشتبہ سمجھتا ہو وہ ایسا حنفی نہیں ہے جسے شافعیت سے کد ہو۔ وہ مسلمان سنی نہیں جو شیعوں کو کافر سمجھتا ہو وہ ایسا شیعہ نہیں جو سنیوں سے نفرت کرتا ہو۔ وہ مسلمان ہے۔ وسیع المشرب مسلمان ہے وہ ہر شخص کو مسلمان سمجھتا ہے جو محمدؐ کا کلمہ پڑھتا ہو خدا کو ایک مانتا ہو وہ شیعہ ہے۔"[1]

شفیق بریلوی صاحب نے اپنی کتاب "محمد بن قاسم سے محمد علی جناح تک" شائع کردہ نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ کراچی کے صفحہ ۱۰۵ کے مقابل نکاح کے رجسٹر سے قائداعظمؒ کے نکاح کے اندراج کا عکس شائع کیا ہے جس کی تحریر نذر قارئین ہے۔

"جمعہ وقت غروب روز ہفتم رجب سنہ ۱۳۳۶ھ در بنگلہ محمد علی جنا عقد دائمی واقع شد۔ جناب محترم محمد علی ولد جینا خوجہ اثنا عشری و علیا محترمہ باکرہ بالغہ رشیدہ رتن بائی بنت ڈین شا مصداق (۱۰۰۱) روپیہ و مبلغ (۱۲۵۰۰۰) روپیہ عطیہ وکیل زوجہ حضرت شریعت مدار قبلہ و کعبہ آقائے حاج شیخ ابوالحسن نجفی مدظلہ العالی و وکیل زوجہ سر محمد علی خان راجہ محمود آباد مقرر کرتے وکیل رتن بائی و محترم و مکرم غلام علی وکیل خوجہ اثنا عشری و مسٹر شریف بھائی و لیلی خوجہ اثنا عشری و عمر سوبانی جملہ شہادت شد"۔

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے مذہب کے متعلق خالد بن سعید اپنی کتاب "پاکستان دی فارمیٹو فیز" کے صفحہ ۱۸۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔ جناح نے بڑی فراست سے محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے خود اور مسلم لیگ کو متنازعہ اور اختلافی مسائل سے دور رکھا وہ خود ایک شیعہ اور خوجہ تھے۔ لیکن ہمیشہ خود کو کہا کہ میں مسلمان ہوں

---

[1] حیات محمد علی جناح صفحہ ۱۳۱